REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۱۷

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۴ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۹ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۹ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حسب معمول حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان جب خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے تو پھر شیطان کا غلام بن جاتا ہے

جو خدائی نشانوں کی قدر نہیں کرتا اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے

"انسان جب خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے تو پھر شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ انسان بہت ہی بڑی ذمہ داری کے نیچے ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات دیکھ چکا ہو۔ پس کیا تم میں سے کوئی ہے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ لاکھوں کروڑوں انسان ان کے گواہ ہیں۔ جو ان نشانوں کی قدر نہیں کرتا اور انکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو دشمن سے پہلے ہلاک کرے گا کیونکہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔ جو اپنے آپکو درست نہیں کرتا وہ نہ صرف اپنی جان پر ظلم کرتا ہے بلکہ اپنے بیوی بچوں پر بھی ظلم کرتا ہے۔ کیونکہ جب وہ خود تباہ ہو جائے گا تو اس کے بیوی بچے بھی ہلاک اور خوار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ اس کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۱۹۲)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۸ مئی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے اگرچہ بلڈ پریشر میں پہلے کی نسبت کسی قدر کمی ہے۔ لیکن کمزوری اور دیگر عوارض بدستور اسی طرح ہیں

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی مشرقی افریقہ سے تشریف آوری

اہل ربوہ کی طرف سے آپکا پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۸ مئی۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ معہ اہل و عیال نیروبی سے کراچی ہوتے ہوئے کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہوکر آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ دیگر احباب جماعت کے علاوہ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی آپ کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

جونہی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب گاڑی سے اترے احباب نے آگے بڑھکر آپکو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور آپ سے باری باری مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور مرکز سلسلہ میں آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا واپس آنا ہر جہت سے مبارک کرے۔ آپ کی خدمات قبول فرمائے اور آئندہ بھی خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین

احمدیت کے علمی تقاضے

اگر آپ خدمت اسلام کے ضمن میں احمدیت کے علمی تقاضوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو ماہنامہ "انصار اللہ" کا التزام کے ساتھ مطالعہ فرمائیے۔ اس میں جماعت کے مشہور اہل قلم حضرات کے بلند پایہ علمی اور تربیتی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف پانچ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ میں برائے انٹرویو آجائیں۔ فارم داخلہ دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ داخلہ ۱۵ مئی تک جاری رہے گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم دسویں پاس ہے۔ ایف۔اے یا بی۔اے پاس طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نوٹ:- جن طلباء نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ بھی داخل ہو سکیں گے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبۂ عید الاضحیہ

عید الاضحی ہمیں اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم سے یہ وعدہ یاد دلاتی ہے کہ میں تیری اولاد کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤنگا

ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ الٰہی وعدہ ہمارے ذریعہ سے پورا ہو رہا ہے؟

اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرو۔ تاکہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۰ء بمقام لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے۔ جسے عید الاضحیہ کی تقریب سعید پر احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

وہ دوست جو اخبار پڑھنے کے عادی ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا کہ مجھے ڈیڑھ مہینہ سے

شدید کھانسی

ہے۔ راستہ کی گرد کی وجہ سے یہ شکایت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ اور پھر چونکہ یہاں کئی دن بارش رہی۔ اور اس کی وجہ سے کمرے نم آلود تھے اس نمی نے اور بھی زیادہ کھانسی کے بڑھانے میں مدد دی ہے۔ اس لئے نہ تو میں اونچا بول سکتا ہوں۔ اور نہ لمبا بول سکتا ہوں۔ بہرحال عید کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ اس لئے خطبہ تو میں پڑھونگا۔ لیکن بجائے کسی ایک مضمون کے میں ایک دو چھوٹی چھوٹی باتیں بیان کر دینا چاہتا ہوں:۔

پہلی بات تو یہ ہے

کہ میں پہلے ربوہ میں سنا کرتا تھا لیکن کل میں نے سمجھا تو نہیں۔ ہاں میں نے اپنے کانوں سے سنا اور مجھے معلوم ہوا کہ یہاں لاہور میں دو جمعے ہوتے ہیں۔ ایک مسجد میں اور ایک رتن باغ میں۔ مجھے اس بات کو دیکھ کر نہایت تعجب ہوا۔ کیونکہ شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ ایک شہر میں ایک ہی جمعہ ہو معلوم ہوتا ہے۔ کچھ چوہدری قسم کے لوگ رتن باغ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور غریب مسجد میں چلے جاتے ہیں۔ شائد میرے کچھ دن یہاں رہنے کی وجہ سے رتن باغ کو ان کی نگاہ میں وہ فضیلت حاصل ہوگئی ہے۔ جو خانہ کعبہ کو

اللہ تعالےٰ کا گھر

ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔ یہ دین کے ساتھ تمسخر ہے اور مومن کے لئے ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اگر تم نے جمعہ کی مشق ہی کرنی ہے۔ تو ہفتہ یا اتوار کے کسی دن اکٹھے ہو کر جمعہ کی مشق کر لیا کرو۔ دین کو تمسخر بنانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

قادیان میں دو جمعے ہوتے تھے۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ممکن ہے یہ دلیل دی جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو قادیان میں ۲ دو جمعے ہوتے رہے ہیں۔ پھر ہمیں روکا کیوں جاتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ ان دنوں ملک میں شدید طاعون پھیلا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسجد مبارک اور اس کے اردگرد کا حلقہ زیادہ تر طاعون سے محفوظ رہا۔ لیکن

مسجد اقصیٰ کے اردگرد

چونکہ کثرت سے ہندو رہتے تھے۔ ان میں طاعون پھوٹی اور ان میں سے اکثر ہلاک ہوگئے۔ اور چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں طاعون پھیلی ہوئی ہو۔ وہاں کے لوگ دوسرے علاقوں میں نہ جائیں اور دوسرے علاقوں کے لوگ طاعون زدہ علاقہ میں نہ آئیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسجد مبارک میں الگ جمعہ ہوتا رہا۔ اور مسجد اقصےٰ میں الگ۔ مسجد اقصیٰ میں وہ لوگ جو اس مسجد کے اردگرد رہتے تھے۔ اور وہ لوگ جن کے علاقہ میں طاعون پھیلی ہوئی تھی اکٹھے ہو جاتے تھے۔ اور مسجد مبارک میں وہ لوگ جمع ہو جاتے تھے جو طاعون سے محفوظ تھے پس

یہ شریعت کا حکم تھا

جس کے ماتحت دو جمعے ہوتے تھے کسی بندہ نے یہ حکم نہیں بنایا تھا۔ لیکن رتن باغ میں جمعہ کی نماز الگ پڑھنا بندوں کی خالص اپنی ایجاد ہے۔ میں ربوہ میں سن سنکر سمجھتا تھا کہ شائد کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ یہ بات درست ہے۔ یہ تو ویسی ہی بات ہے۔ جیسے قرآن کریم میں چند لوگوں کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ایک علیحدہ مسجد بنالی تھی جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس مسجد کو گرا کر مزبلہ یعنی میلہ کا ڈھیر بنا دیا جائے۔ جسے ہمارے ہاں روڑی کہتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ رضنے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے مسجد گرا دی۔ اور وہاں روڑی کا ڈھیر بنا دیا۔ جہاں لوگ گند پھینکا کرتے تھے۔

پس یہ نہایت ہی مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے اور

دین میں تفرقہ اور انشقاق

پیدا کرنے والی چیز ہے۔ میں حیران ہوں کہ باقی جماعت کے لوگوں نے اس کے خلاف کیوں احتجاج نہ کیا۔ یہاں ہمارے مولوی صاحب جو مقامی مبلغ ہیں رہتے ہیں۔ مولوی کے معنے ہوتے ہیں ایسا شخص جو شریعت کے مسائل جانتا ہو۔ انہیں سختی سے اس بات کا اظہار کرنا چاہیئے تھا۔ کہ یہ جائز نہیں تم مسجد میں آؤ۔ اور سب کے ساتھ ملکر جمعہ کی نماز ادا کرو۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ جیل روڈ اور بھاٹی دروازے کے آدمی تو

مسجد میں جمعہ

پڑھنے کے لئے جائیں۔ اور رتن باغ جو بالکل قریب ہے وہاں کے لوگ الگ نماز پڑھا کریں۔ آئندہ جو یہاں کے مبلغ ہیں انہیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا کام صرف اتنا نہیں کہ خطبہ پڑھا دیا یا کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ بتا دیا بلکہ

تعلیم و تربیت بھی ان کا کام

ہے۔ جب وہ دیکھیں کہ کوئی کام دین کے خلاف ہو رہا ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ اس سے لوگوں کو روکیں۔ اور اگر لوگ پھر بھی نہ رکیں۔ خلیفۂ وقت کے پاس رپورٹ کی جائے۔

ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ یہاں لاہور میں کئی جمعے ہوتے تھے۔ اور وہ سب جمعے جائز ہوتے تھے۔ کیونکہ دفاتر کو جمعہ کے دن چھٹی نہیں ملتی تھی اور چونکہ جمعہ مقدم ہے۔ اس لئے

ملازم پیشہ لوگ

عموماً آدھ گھنٹہ کی چھٹی لے کر دفاتر کے قریب ہی کہیں جمع ہو کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایسے دو تین جمعے لاہور میں ہوتے تھے اور ہمیں کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ لیکن رتن باغ میں جمع ہونے والوں کو کونسی حکومت مجبور کرتی ہے کہ آدھ گھنٹہ کے اندر ہی نماز سے فارغ ہو کر واپس آجاؤ۔ صرف اپنی چوہدریت جتانے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعض دفعہ جب بیماری میں بیٹھے بیٹھے تھک جاتے۔ تو فرماتے۔ اب دوست چلے جائیں اس پر کچھ چلے جاتے اور کچھ بیٹھے رہتے۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد آپ پھر تنگ آکر فرماتے کہ دوست چلے جائیں اب مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔

اس پر پھر کچھ لوگ چلے جاتے اور کچھ بیٹھے رہتے آخر تیسری دفعہ آپ فرماتے کہ اب چوہدری بھی چلے جائیں یعنی جو ہر دفعہ میرے کہنے کے یہ معنے لیتے ہیں کہ یہ حکم دوسروں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں ہے وہ بھی تشریف لے جائیں اس طرح یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا حکم ہمارے لئے نہیں دوسروں کے لئے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حکم ساروں کے لئے ہوتے ہیں ان احکام پر عمل کرنے کے لحاظ سے ایک بادشاہ بھی برابر ہے اور ایک چوڑھا بھی، ایک نبی بھی برابر ہے اور ایک عام مسلمان بھی جو خدا تعالیٰ کے احکام ہوتے ہیں وہ سب کے لئے یکساں ہوتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو بعض دفعہ آپ اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے جب آپ کی عمر بڑی ہو گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دیکھ کر تکلیف پہنچی چنانچہ انہوں نے ایک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اپنی جان کو اتنا دکھ میں کیوں ڈالتے ہیں کیا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضؓ جب خدا تعالیٰ نے یہ بات میرے متعلق فرمائی ہے اور اس نے مجھ پر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ میرے اگلے پچھلے سب گناہ اس نے معاف کر دیئے ہیں تو کیا اس احسان کے بدلہ میں میرے لئے ضروری نہیں کہ میں پہلے سے بھی زیادہ عبادت کروں۔ اب دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تو اس کے یہ معنے لئے کہ آپ کو عبادت کم کرنی چاہیئے لیکن آپ نے اس کے یہ معنے لئے مجھے پہلے سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے مجھ پر احسان کیا ہے

یہ ابتدائی زمانہ کی بات ہے

جب حضرت عائشہ رضؓ چھوٹی عمر کی تھیں اور دین کی معرفت ان میں کم تھی پھر حضرت عائشہ نے بھی وہی بات کی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی تھی ایک وقت آیا جب ان کی معرفت بھی تیز ہو گئی اور انہوں نے بالکل وہی طریقہ اختیار کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا تھا۔ صحابہ رضؓ کا دستور تھا کہ وہ حضرت عائشہ رضؓ کو دین کی خاص واقف اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص بیویوں میں سے سمجھ کر اکثر تحائف وغیرہ بھیجا کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جو کچھ روپیہ وغیرہ آتا اس کا اکثر حصہ صدقہ کر دیتیں حضرت زبیر رضؓ کے چھوٹے بیٹے عبد اللہ رضؓ نے جب یہ بات دیکھی تو چونکہ وہ آپ کے بھانجے تھے انہیں خیال آیا کہ اگر خالہ نے اس طرح اپنا تمام مال تقسیم کر دیا تو باقی رشتہ داروں اور قریبیوں کو کچھ نہیں ملے گا چنانچہ انھوں نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ لوگو تم عائشہ رضؓ کو اس اسراف سے روکتے کیوں نہیں ان کے پاس جتنا روپیہ آتا ہے اس کا اکثر حصہ وہ تقسیم کر دیتی ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا اس بھانجے کو آئندہ میرے گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو گی اور میں اسے معاف نہیں کروں گی اگر کروں تو مجھ پر صدقہ لازم ہو گا چنانچہ آپ نے اپنے بھانجے کو اپنے گھر میں آنے جانے سے منع کر دیا۔ صحابہ رضؓ نے جب یہ بات دیکھی تو انھوں نے سمجھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں ایسا اختلاف پسندیدہ نہیں خصوصاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی مقبول اور محبوب بیوی کا اپنے بھانجے پر ناراض ہونا اچھا نہیں اور انھوں نے تجویز کی کہ کسی طرح حضرت عائشہ رضؓ سے ان کے بھانجے کو معافی دلوائی جائے۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے عبد اللہ کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت عائشہ رضؓ کے دروازہ پر جا کر کہا کہ حضور ہمنے ایک بات کہنی ہے اگر اجازت ہو تو ہم سب اندر آجائیں حضرت عائشہ رضؓ نے پردہ کھچوا دیا۔ اس زمانہ میں علیحدہ کمرے تو ہوتے نہیں تھے صحن میں

پردہ لٹکا دیا جاتا تھا

جس کے ایک طرف مرد بیٹھ جاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی پردہ لٹکا دیا خود ایک طرف ہو گئیں اور انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی جب وہ اندر گئے تو عبد اللہ رضؓ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دیتے وقت کسی خاص شخص کا نام نہیں لیا تھا یہی کہا تھا کہ سب آجائیں انھوں نے عبد اللہ رضؓ کو پہلے سے سمجھا رکھا کہ جب ہم تجھے اندر پہنچا دیں تو پردہ اٹھا کر خالہ سے چمٹ جاتا اور کہنا کہ مجھے معاف کر دو۔ جب صحابہ رضؓ پردہ کے ایک طرف بیٹھ گئے تو عبید اللہ نے دوڑ کر پردہ اٹھایا اور خالہ سے چمٹ گئے اور کہنے لگے خالہ مجھے معاف کر دیں

مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے

ادھر سے صحابہ نے بھی سفارش کر دی کہ بچہ تھا اس سے غلطی ہو گئی ہے آپ اسے معاف فرما دیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے معاف فرمایا مگر اس کے بعد آپ کے پاس جو چیز بھی آتی آپ اسے صدقہ کے طور پر دے دیا کرتی تھیں ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں تو آپ نے فرمایا میں نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر میں اپنے بھانجے کو معاف کروں گی تو کچھ صدقہ کروں گی۔ میں ڈرتی ہوں کہ اگر میں تھوڑا صدقہ کروں تو شائد وہ کچھ کی مقدار تک نہ پہنچے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر ناراض ہو اس لئے میرے پاس جو چیز بھی آتی ہے

میں صدقہ دے دیتی ہوں

اس طرح آپ نے اپنے بھانجے کو معاف بھی کر دیا اور صدقہ اس سے بھی زیادہ دینا شروع کر دیا جتنا وہ پہلے دیا کرتی تھیں کیونکہ انھوں نے سمجھا کہ جب خدا نے مجھے اور میرے بھانجے کو ملا دیا ہے تو اب میرا فرض ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکر میں پہلے سے بھی زیادہ صدقہ دوں گویا جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی حضرت عائشہ نے کیا مگر اس وقت جب ان کی معرفت زیادہ ترقی کر گئی

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ اب ہماری جماعت کو قائم ہوئے ساٹھ سال گزر چکے ہیں ساٹھ سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا پس ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے کہ اتنے لمبے عرصہ میں ہم نے دنیا پر روحانی لحاظ سے غالب آنے کے لئے کیا کیا ہے بے شک خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہماری جماعت کو غالب کرے گا مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کسی دینی اور روحانی جماعت کو اشاعت دین کے لئے متواتر جدوجہد اور قربانیوں کے بغیر غلبہ عطا کر دے پس میں جماعت کو ایک دفعہ پھر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں خصوصاً

یہ عید کا دن ایسا ہے

جس میں ہمیں وہ وعدہ یاد دلایا گیا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا کہ میں تیری اولاد کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔ ہم اس پیشگوئی کی یاد میں یہ دن مناتے ہیں مگر تعجب ہے ہم دنیا کے ایک کونے میں بیٹھے ہیں اور عید اس بات کی منا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اگر یہ سچی بات ہے کہ تم ہی حق پر ہو اگر

یہ سچی بات ہے

کہ خدا تعالیٰ کے دین کو ماننے کی تمہیں ہی توفیق ملی ہے تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ تم کس طرح خوش ہو کر یہ کہہ سکتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئی پوری کر دی۔

اگر تم دنیا کے ایک کونے میں بیٹھے ہو تو خدا تعالیٰ نے ابراہیم کی پیشگوئی پوری نہیں کی بلکہ اس کے پورے ہوتے ہوتے اس میں روک پیدا کر دی ہوئی

نیا سال ۔ نیا عزم

ہمارا نیا مالی سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ ہمیں اس سال یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ شہری جماعتوں کا کوئی گھر اور دیہات کی کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس میں روزانہ

اخبار الفضل

نہ جاتا ہو۔

نئے سال کی ابتداء اس عزم سے کیجئے کہ الفضل گھر گھر پہنچ جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

یا پھر تمہیں ماننا پڑیگا کہ تمہارے علاوہ بھی کچھ جماعتیں ایسی ہیں جو خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتی ہیں اور چونکہ وہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے

ابراھیمؑ کی پیشگوئی

پوری ہو رہی ہے ایک طرف تمہارا یہ دعویٰ کرنا کہ خدا تعالےٰ کی رضا تم سے وابستہ ہے اور دوسری طرف تمہارا ابراہیمؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر خوش ہونا حالانکہ تم دنیا کے ایک کونے میں سمٹے بیٹھے ہو آپس میں کوئی مطابقت نہیں رکھتے جب قانونی طور پر نبی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کی رضا اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب وہ احمدی جماعت میں داخل ہو جائیں تو ابراہیمؑ کی پیشگوئی بھی اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جب تم دنیا کے کونے کونے میں پھیل جاؤ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

اللہ تعالےٰ یہ اختیار رکھتا ہے

کہ وہ جس کو چاہے بخش دے مگر یہ ایک استثنیٰ ہے اور استثنیٰ اور قانون میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے ایک شخص اگر اپنے دوستوں کی دعوت کرتا ہے تو بعض دفعہ وہ کسی فقیر کو بھی کھانا کھلا دیتا ہے مگر اس کا فقیر کو کھانا کھلانا ایک استثنائی رنگ رکھتا ہے، اسی طرح ہم یہ نہیں کہتے کہ خدا تعالےٰ کسی اور کو بخش نہیں سکتا وہ استثنائی طور پر جس کو چاہے بخش دے مگر قانونی طور پر صرف خدائی جماعتوں کا ہی یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ شامل ہونے سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے اگر کسی اور کو رضا حاصل ہوتی ہے تو وہ غیر قانونی اور استثنائی رنگ رکھتی ہے جیسے آج ہی

اخبارات میں اعلان ہوا ہے

کہ آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں پاکستان کے ایک ممبر کو بھی بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ میری مثال ہے جبکہ آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں ایک غیر ممبر کو بیٹھنے کی اجازت دیگئی اب دیکھو پارلیمنٹ میں ایک غیر ممبر کا بیٹھنا ممکن تو ہو گیا کیونکہ وہ پہلے بیٹھ چکے تھے ایک یہ بیٹھ گیا مگر اس کو قانون نہیں کہا جا سکتا قانونی طور پر صرف پارلیمنٹ کا ممبر ہی پارلیمنٹ میں بیٹھ سکتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا بلکہ اگر کوئی روکے تو اس پر مقدمہ چل جاتا ہے عدالتیں بھی سیاسی مقدمات میں ایسے آدمی کی گرفتاری کو ناجائز سمجھتیں ہیں ہاں اگر دیوانی یا فوجداری مقدمہ ہو جائے تو پھر اور بات ہے غرض قانونی طور پر

ہماری جماعت کا ہی یہ دعویٰ ہے

کہ اسے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہے باقی رہا استثنیٰ سو استثنیٰ قانون کو توڑتا نہیں ہم کہتے ہیں وہ اختیار رکھتا ہے جس کو چاہے بخش دے ہمارا دعویٰ صرف اتنا ہے کہ ہمکو خدا تعالےٰ نے بخشش کے لئے قانون بخشا ہے اور دوسرے لوگوں کو استثنائی بخشا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم اللہ تعالےٰ کے احکام کی اتباع کریں تو لازمی طور پر ہم اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں لیکن دوسرے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے وہ صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ ہمیں بخش دے تو اس کا احسان ہے۔ بہرحال

اگر یہ سچی بات ہے

کہ صرف ہم لوگ ہی اللہ تعالےٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہیں تو پھر ہمارے ذریعہ سے ابراہیمؑ کی نسل دنیا میں پھیلی نہیں بلکہ وہ سمٹ گئی ہے کیونکہ کروڑوں کروڑ لوگوں کے متعلق ہمنے کہہ دیا کہ قانوناً وہ رضاء الٰہی کے مستحق نہیں پس ہمیں فکر کرنا چاہئیے کہ ہمیں خدا نے کس ابتلا میں ڈال دیا کہ ایک عظیم الشان پیشگوئی جو دنیا کے کناروں تک ابراہیمی ذریت کے پھیلنے کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہ ہماری وجہ سے سمٹ کر رہ گئی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اس پیشگوئی کے حلقہ کو ہم زیادہ سے زیادہ وسیع کریں تاکہ کوئی شخص ہمیں یہ طعنہ نہ دے کہ تمنے آل ابراہیم کو محدود کر دیا۔

یہ اتنا بڑا کام ہے

کہ اگر کوئی احمدی سوچے تو میں سمجھتا ہوں اس کی راتوں کی نیند بھی اڑ جائے جب تک دنیا میں ان لوگوں کی اکثریت نہ ہو جائے جو اس قانون کے مطابق جس کو تم سچا سمجھتے ہو اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے وارث ہوں اس وقت تک تم صحیح معنوں میں اپنے فرائض کو ادا کرنیوالے نہیں سمجھے جا سکتے یہ صحیح ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ تبلیغ اسلام سب ہماری جماعت ہی کر رہی ہے یہ بھی صحیح ہے کہ عیسائی اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگ ہمارے ذریعہ سے ہی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور اس طرح اپنی تائید میں ایک عقلی دلیل ہمیں حاصل ہے مگر عقلی دلیل اور واقعاتی دلیل میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے عقلی طور پر بے شک ہم اسلام کو پھیلا رہے ہیں لیکن اگر اسلام کو ہمارے ذریعہ سے غلبہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہماری آئندہ نسلیں اس کو غالب کرتی ہیں تو ہماری خوشی ایسی ہی ہوگی جیسے

گیدڑوں کے متعلق مشہور ہے

کہ وہ رات کو اکٹھے ہوتے ہیں تو شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ پدرم سلطان بود، ہمارا باپ بادشاہ تھا اس پر ایک گیدڑ آگے نکل کر انھیں کہتا ہے آتو را چہ اگر تمہارا باپ بادشاہ تھا تو پھر تمہیں کیا؟ گیدڑ تو اپنی پرانی بادشاہت یاد دلاتے ہیں ہم لوگوں کو اپنی آئندہ بادشاہت یاد دلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک صدی کے بعد دیکھ لینا سب دنیا پر ہمارا ہی غلبہ ہوگا وہ کہتا ہے اول تو مجھے یقین ہی نہیں اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو پھر تراچہ مجھے کیا جن کے زمانہ میں جماعت پھیلے گی وہ فخر بھی کر لیں گے اور خوش بھی ہو لیں گے تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشیاں مناتے پھرو تمہارے ہاتھ سے تو پچھلی بادشاہت بھی گئی اور آئندہ کی بھی تمہیں امید نہیں

مثل مشہور ہے

کہ ایک شخص سے کسی نے کہا کہ دو آدمی حلوے اور مٹھائیوں کی سینیاں اٹھائے ہوئے آرہے تھے وہ کہنے لگا پھر مجھے کیا اس نے کہا نہیں وہ تمہارے گھر کی طرف آرہے تھے وہ کہنے لگا پھر تجھے کیا..؟ یعنی اگر وہ کہیں اور جا رہے تھے تو پھر مجھے کیا اور اگر وہ میری طرف آرہے تھے تو پھر تجھے کیا کہ تو خوش ہو رہا ہے اگر تمہاری اولادوں نے ہی کامیاب ہونا ہے تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ تراچہ تم کو کیا۔ تم کو تو تبھی خوشی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تم آنے والی کامیابی اور فتح میں خود حصہ لو۔ یہ کیا کہ گھروں میں آرام سے سوئے ہوئے ہو رات دن دنیا کے کاموں میں مشغول ہو سستی اور غفلت تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتی اور آئندہ آنے والی نسلوں نے جو فتح حاصل کرنی ہے اس پر تمہارا اسرار دیجا ہو رہا ہے اور تم خوشی سے جھوم رہے ہو آنیوالے آئیں گے اور کامیابیاں حاصل کریں گے تو خوش بھی ہو لینگے تمہارا کیا حق ہے کہ تم خوش ہوتے پھرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فتح اور کامیابی حاصل کی تھی اس پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فخر کر سکتے تھے لیکن اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دادے پردادے فخر کرتے کہ ہماری نسل میں سے ایک ایسا انسان پیدا ہوگا جو دنیا میں

عظیم الشان کامیابی

حاصل کرے گا تو ہر شخص انھیں یہی کہتا کہ تراچہ تمہیں کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں آئیں گے اور فتح حاصل کر لیں گے تو خوشی بھی منا لیں گے تم کو کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشی مناتے پھرو اسیطرح اگر تمہاری کامیابی نے بھی ڈیڑھ سو سال کے بعد آنا ہے اور تم نے اس کی بنیادیں بھی نہیں رکھیں تو پھر تمہیں کیا آنیوالے آئیں گے تو فخر بھی کر لیں گے پس اپنے حالات میں تبدیلی پیدا کرو تم میں سے بعض کی مثال اب اس شخص کی سی ہو گئی ہے جو افیون کھاتے کھاتے افیون کا عادی ہو جاتا ہے میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ تمہیں اتنے وعظ سنائے گئے ہیں کہ دنیا کی اور کسی قوم کو اتنے وعظ نہیں سنائے گئے مگر تم چکنا گھڑا ثابت ہوتے ہو تم نے بھی وعظ سنے مگر ان کا اثر قبول نہ کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے سلطان القلم قرار دیا تھا اس کے مقابلہ میں اس نے مجھے اتنا بولنے کا موقع دیا کہ مجھے اُس نے سلطان البیان بنا دیا۔

مگر نہ قلم نے تمہیں کوئی فائدہ دیا اور نہ بیان نے تمہیں کوئی فائدہ دیا قلم نے لکھا اور اتنا لکھا کہ سو کتاب بن گئی مگر اس کثرت نے بھی تمہارے لئے صرف اتنا ماحول پیدا کیا کہ ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

کتابوں کی کثرت نے تمہیں قلم سے بالکل غافل کر دیا اور لکھنا نہ لکھنا تمہارے لئے مساوی ہو گئے میں نے اتنی تقریریں کیں اور اتنے لیکچر دیئے کہ شاید دنیا میں اس کی بہت ہی کم مثال ملے گی لیکن میری تقریریں اور میرے بیانات بھی کچھ نہ کہنے کے مساوی ہو گئے گویا تم میں سے بعض کی وہی حالت ہو گئی کہ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔ دونوں باتیں تمہارے لئے برابر ہو گئیں ڈرانا بھی اور نہ ڈرانا بھی تمہارے لئے قلم بھی برابر ہو گئی اور بیان بھی برابر ہو گیا قلم نے لکھا اور اتنا لکھا کہ تمنے کہہ دیا قلم نے تو اب اتنا لکھ دیا ہے کہ ہم سے پڑھا ہی نہیں جاتا اور زبان نے اتنا بیان کیا اتنا بیان کیا کہ تم نے کہہ دیا ہم اب کس کس بات کو یاد رکھیں ہم سے تو عمل ہی نہیں ہو سکتا پس دونوں باتیں تمہارے لئے برابر ہو گئیں۔

یہ بڑے فکر کی بات ہے

بڑے خطرہ کی بات ہے کئی ایسے ہوتے ہیں جو ایک بات سنتے ہیں اور نجات پا جاتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں اور کئی ایسے ہوتے ہیں جو بار بار سنتے ہیں اور نجات پا جاتے ہیں وہ بھی خوش قسمت ہوتے ہیں مگر وہ جن کے لئے اتنا لکھا گیا جس کی حد نہیں اور جن کے لئے اتنا کہا گیا جس کی حد نہیں اور پھر بھی ان میں تبدیلی پیدا نہ ہوئی وہ خوش قسمت نہیں کہلا سکتے دوسرا لفظ میں نہیں بولتا اس لئے کہ میری زبان پر وہ گراں گزرتا ہے بہرحال ابھی وقت ہے اپنے اندر تغیر پیدا کرو

زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں

کہ خدا کچھ کرنا چاہتا ہے تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تاکہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئیگا اس کی موجیں اٹھیں گی اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہوگا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو اور لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے بھائی مکرم چوہدری ضیاء الدین احمد صاحب گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار ہیں

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

قربانی کی حقیقت

"پانچویں عبادت قربانی ہے۔ بہت لوگ اسلامی قربانی کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں کہ قربانی کا حکم اسلام نے اسی لئے دیا ہے تاکہ قربانی کرنے والے کا گناہ اٹھالے لیکن یہ بات درست نہیں۔ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا۔ قربانی قرب سے نکلی ہے۔ قربانی درحقیقت ایک نہایت لطیف عملی زبان ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا لگا ہے۔ یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ دنیا میں کثرت سے تصویری اور عملی زبانوں کا رواج ہے اور باوجود زبانوں کے ترقی کر جانے اور علم و ادب کے کمال کو پہنچ جانے کے یہ قدیم طریق اظہار خیالات کا اب تک دنیا میں قائم ہے اور اس کے اثر کو لوگ قبول کرتے ہیں...۔ اشارات کی زبان ہمارے روزمرہ کے کاموں میں استعمال ہو رہی ہے اور اس سے عظیم الشان فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں انہیں میں سے قربانی ہے۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو جان کا قربان ۔ کوئی معمولی امر نہیں ہے اور طبیعت پر ایک گہرا اثر ڈالتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو ذبح کر کر کے عادی ہو چکے ہیں۔ دوسرے شخص کی طبیعت پر ضرور ذبح کرنے کا اثر ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کے خیالات میں ایک وسیع ہیجان پیدا ہوتا ہے حتی کہ اس کے اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دیا ہے۔ یہ ان کا فعل تو کمزوری کی علامت ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور ہوتا ہے۔ اس اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا اور اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ قربانی کرنے والا اس امر کا اقرار گویا قربانی کے ذریعہ سے اشارہ کی زبان میں کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے۔ اسی طرح میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے جان دینی پڑے گی تو میں خوشی سے جان دوں گا۔ اب غور کرو جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے۔ اس کی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا اور کس طرح وہ اپنے فرض کو یاد رکھے گا جو اس پر اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے عائد ہے اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اسے کہتا رہے گا کہ دیکھ تو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ پس تجھے بھی اس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جو خدا تعالیٰ کے قیام یا نوع انسان کی تکالیف کے دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑے۔ اسی مضمون کی طرف قرآن کریم اشارہ کرتا ہے جب وہ فرماتا ہے

لن ینال اللہ لحومها ولا دماءها ولکن یناله التقویٰ منکم (الحج ع ۵)

اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون پہنچتا ہے یعنی اگر اس غرض کو پورا کرو گے جس کے لئے قربانی کی ہے تو قربانی کا فائدہ ہوگا۔ ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوا ہے۔ اور کوئی حقیقی فائدہ تم کو نہ ہوگا۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

شرائط

"قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو، بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان (قربانی کے) دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کہا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔

(الفضل ۱۷ اگست ۲۲ء)

"بعد نماز عید قربانی کرنی چاہئے۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارھویں تک ختم ہوتا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کر سکیں (قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی) احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہیئے۔

جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہیئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۷ء)

سوال:۔ ایک دوست نے قربانی کے واسطے رقم ارسال کی ہے۔ لیکن وہ قربانی کے دنوں کے بعد موصول ہوتی ہے۔ اس قربانی کی رقم کو کس طرح استعمال کیا جاوے۔ اب قربانی کا بکرا دیا جا سکتا ہے یا نہیں

جواب:۔ اس رقم کو اب رکھ لیا جاوے اور پھر قربانی کے دنوں میں اس کی طرف سے قربانی کر دی جاوے۔ اس پر اگر قربانی لازم ہے تو ادا ہو جاوے گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل، تو حضرت کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس (ذی الحجہ کے) سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء)

ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کر سکتا ہے۔ ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے

یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیوی مالی آسودہ ہو اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی سات حصے ڈال لیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔ (الفضل ۱۷ اگست ۲۲ء)

سوال:۔ بکرے کی عمر قربانی کے لئے کتنی ہونی چاہیئے۔

جواب:۔ قربانی کے جانوروں میں سے دنبہ چھ ماہ کا جائز ہے۔ موجودہ مشکلات کے پیش نظر بکرا ایک سال کا بھی ہو سکتا ہے ورنہ اصل حکم تو یہی ہے کہ دو سال کا ہو گائے کم از کم دو سال کی ہونی چاہیئے۔ بچھڑا اگر چھ ماہ کا ہو اور جسمانی طور پر خاصہ مضبوط اور بڑا نظر آتا ہو کہ اگر اسے ایک سال کی عمر کے بچھڑوں میں چھوڑا جائے تو وہ ان کے برابر معلوم ہو۔ تو اس عمر کا بھی جائز ہے۔

سوال:۔ ایک گائے جس کی عمر دو سال ایک ماہ ہے مگر ابھی تک دوندی نہیں ہوئی کیا اس کی قربانی جائز ہے۔

جواب:۔ گائے کے لئے دو سال کی عمر کا ہونا شرط ہے۔ اس کے بعد وہ دوندی ہو یا نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ دوندا ہونا ایک غالب علامت ہے کہ گائے دو سال کی ہو چکی ہے ورنہ اصل علامت دو سال کا ہو جانا ہے اور اونٹ کے لئے پانچ سال کا ہونا ہے۔ پس جب یہ عمر ہو جاوے تو اس کی قربانی جائز ہے

قربانی کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہونا چاہیئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں چاہے سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع نظر کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔

(الفضل ۱۷ اگست ۲۲ء)

سوال:۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ قربانی کا گوشت ہندو یا عیسائی یعنی غیر از مذاہب کے دوستوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ فرمایا خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی تحفہ دینا جائز ہے۔

(الفضل یکم جولائی ۱۵ء)

سوال:۔ قربانی اور عقیقہ دونوں ایک جانور میں ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ عقیقہ کا جو اصل مقصد ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے یہ شروع ہوا ہے اس کے پیش نظر حقیقی عقیقہ وہی قرار دیا جا سکتا ہے جو صحیح احادیث میں وارد تصریحات کے مطابق ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويسمى فيه ويحلق رأسه

(رواہ الترمذی)

یعنی ہر لڑکے کا عقیقہ اس کی زندگی کو بابرکت

(باقی ص ۸ پر)

عیدالاضحیٰ کے متعلق ضروری مسائل

۱۔ عیدالاضحیٰ ہر سال ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے

۲۔ عید میں حتی الوسع تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو شامل ہونا چاہیئے

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق سے ثابت ہے کہ آپ عید کے دن کو ایک قومی خوشی کا دن قرار دیتے تھے۔ اس لئے اس روز تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی ظاہری حالت اور ہیئت سے بھی یہ اظہار کریں کہ وہ اس خوشی میں شریک ہیں۔ لیکن غیر شرعی رسموں اور لغویات سے پرہیز بہرحال ضروری ہے

۴۔ عید کے لئے غسل کر کے اچھے لباس میں اور حتی الوسع خوشبو وغیرہ لگا کر جانا چاہیئے

۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید عموماً عیدگاہ میں ادا ہوتی تھی۔ لیکن حدیث سے ثابت ہے کہ بعض موقعوں پر آپؐ نے مسجد نبوی میں بھی عید ادا کی ہے۔

۶۔ عیدالاضحیٰ کا وقت چاشت کے ابتدائی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ سورج ایک نیزہ کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ آجکل کے موسم کے لحاظ سے صبح قریباً ۶ بجے سے عیدالاضحیٰ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

۷۔ عیدالاضحیٰ میں سب سے پہلے دو رکعت نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل یا سنتیں مسنون نہیں ہیں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے پھر حسب توفیق کسی جانور کی قربانی دی جاتی ہے۔

۸۔ آنحضرت کا معمول تھا کہ جب آپ عید سے فارغ ہو کر واپس آتے تو راستہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔ یعنی جس راستہ سے پڑھنے جاتے۔ واپسی پر اس راستہ سے نہ آتے تھے۔ بلکہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتے تھے۔

۹۔ نماز عید کے لئے نہ اذان دی جاتی ہے۔ اور نہ اقامت کہی جاتی ہے۔

۱۰۔ امام تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں بلند آواز سے کہتا ہے اور ہر دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتا ہے۔ تمام مقتدی امام کی اقتداء میں آہستہ آواز میں تکبیر کہتے ہیں اور اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں۔

۱۱۔ نماز عید کی قرأت جہری ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں عموماً سورۃ اعلےٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۲۔ نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ دیتا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عام طور پر خطبہ عید میں عید سے متعلقہ مسائل خصوصاً قربانی کی تشریح بیان فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۔ خطبہ کے بعد قربانی کی جاتی ہے قربانی عید کے دن اور اس کے بعد مزید دو دنوں یعنی ۱۲ ذوالحجہ تک کی جا سکتی ہے

۱۴۔ عیدالاضحیٰ کے دن اور اس کے بعد دو دن تک بلند آواز سے تکبیرات پڑھنی چاہئیں تکبیر کے مسنون الفاظ یہ ہیں:۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر
وللہ الحمد۔

یہ تکبیریں دس ذی الحجہ کی نماز کے بعد شروع کر کے ۱۲ ذی الحجہ کو عصر کی نماز تک پڑھتے رہنا چاہیئے۔

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وعدہ میں اضافہ

مکرمی صوبیدار عبدالمنان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲ رمئی ۶۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پچھلے دنوں مولوی نذیر احمد صاحب کی تقریر سن کر وعدہ تحریک جدید چھ روپے سے بڑھا کر ساٹھ روپے کر دیا تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ کی تقریر (ٹیپ ریکارڈ جلسہ سالانہ ۶۱ء) کے بعد ساٹھ سے بڑھا کر ایک صد روپیہ وعدہ کرتا ہوں۔ آپ نوٹ فرمالیں۔ اپنا یہ وعدہ ماہوار قسطوں سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے قبض الوصول کے ذریعہ ادا کر رہا ہوں"

اللہ تعالیٰ صوبیدار صاحب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور جملہ احمدیوں کے دل میں دین کے لئے ایسی حمیت پیدا فرمائے کہ جب کبھی انہیں اپنے آقا کی آواز پہنچے وہ اپنا قدم تیز سے تیز تر کر دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مہمان خانہ حضرت مسیح موعود کیلئے عطیہ جات و صدقات

از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ ربوہ

ماہ مارچ و اپریل ۶۲ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے صدقات اور عطیہ جات کی رقوم وصول ہوئی ہیں۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات اور عطیہ جات کو قبول فرمائے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر بلا اور شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے نوازے۔ آمین

ماہ مارچ صدقات

روپے نئے پیسے

۱۔ حمید نصر اللہ صاحب لاہور ۔۔۔ ۳۱

۲۔ سید فخر الاسلام صاحب نانڈیانوالہ ضلع لائلپور (برائے کھانا غرباء) ۔۔۔ ۱۰

۳۔ اہلیہ صاحبہ سید محمد عبد اللہ صاحب مرحوم پریم نگر لاہور (برائے کھانا غرباء) ۔۔۔ ۲۸

۴۔ اہلیہ خان ضیاء الحق خانصاحب خانپور ضلع رحیم یار خان ۔۔۔ ۱۰

۵۔ بشیر احمد دارالصدر معرفت خدمت درویشاں ۔۔۔ ۳۰

۶۔ رانا عبد الحمید صاحب معرفت حکیم سردار علی صاحب سکرٹری کنجروڑ ضلع سیالکوٹ بذریعہ افسر خزانہ ۔۔۔ ۵

۷۔ بیگم بی بی صاحبہ مرحومہ ہمشیرہ راجہ محمد اکبر محلہ دارالصدر ربوہ ۔۔۔ ۱۰

۸۔ چوہدری سعید احمد صاحب ڈسپنسر سول ہسپتال نگر پارکر سندھ بذریعہ افسر خزانہ ۔۔۔ ۵

۹۔ والدہ صاحبہ محترمہ محمد اکبر و محمد انور صاحبان گنگا پور (برائے کھانا غرباء) ۔۔۔ ۲۵

۱۰۔ خالق داد صاحب کراچی بذریعہ خدمت درویشاں (صدقہ بکرا) ۔۔۔ ۳۰

۱۱۔ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ گل محمد صاحب بذریعہ خدمت درویشاں (صدقہ بکرا) ۔۔۔ ۲۰

۱۲۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب پریم نگر لاہور ۔۔۔ ۱۱

۱۳۔ حمید اللہ صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ (برائے کھانا غرباء) ۔۔۔ ۱۰

۱۴۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب نواب شاہ سندھ ۔۔۔ ۳۵

۱۵۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب " " ۔۔۔ ۳۵

۱۶۔ محمد اسحق صاحب " " (برائے کھانا غرباء) ۔۔۔ ۳۵

۱۷۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب ساکن قاضی احمد ضلع نواب شاہ (صدقہ حضور) ۔۔۔ ۱۰

۱۸۔ خان ضیاء الحق خانصاحب خانپور ضلع رحیم یار خان ۔۔۔ ۵

۵۔ حمیدہ بیگم صاحبہ دختر ناظر علی خاں صاحب چک ۱۶۱ ضلع لائلپور ۔۔۔ ۱

۶۔ سید احمد صاحب محمود آچک ۹۴ الاٹھیانوالہ ضلع لائل پور ۔۔۔ ۱

۷۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ بذریعہ افسر صاحب خزانہ ۔۔۔ ۲

۸۔ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی (صدقہ بکرا) ۔۔۔ ۴

عطیہ جات

۱۔ محمد یعقوب صاحب دفتر محاسب ۔۔۔ ۲

۲۔ قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۵

۳۔ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی ۔۔۔ ۵۰

۴۔ مبارکہ مسعودہ، مسعود رشید احمد خاں صاحب و ملک عبد الرحمٰن صاحب بذریعہ افسر خزانہ ۱۹-۹

۵۔ نذیر احمد صاحب سکرٹری مال منٹگمری ۔۔۔ ۱ (بذریعہ افسر صاحب خزانہ)

۶۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب رانجھا معرفت مرزا عبد الحق صاحب محاسب کراچی بذریعہ افسر صاحب خزانہ ۔۔۔ ۳۰

۷۔ چوہدری نور احمد صاحب سول لائن لاہور بذریعہ افسر صاحب خزانہ ۔۔۔ ۵

۸۔ عبد القادر صاحب حیدر آباد۔ دکن۔ کراچی ۔۔۔ ۲۰

۹۔ محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰

۱۰۔ بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی ۔۔۔ ۱۰۰

۱۱۔ امۃ الباری صاحبہ شاہ نواز " ۔۔۔ ۵۰

۱۲۔ نواب خان ولد محمد علی لاہور ۔۔۔ ۵

۱۳۔ عبد الکریم صاحب ڈار سیالکوٹ ۔۔۔ ۱

۱۴۔ قاضی عزیز احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۵

۱۵۔ ملک محمد شفیع صاحب منجانب ملک محمد حیات صاحب ۔۔۔ ۵

۱۶۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب نواب شاہ سندھ ۔۔۔ ۲۵

۱۷۔ ڈاکٹر عبد القدوس صاحب " ۔۔۔ ۳

۱۸۔ عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی منجانب میجر مقبول احمد صاحب ۔۔۔ ۵

۱۹۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب ساکن قاضی احمد ۔۔۔ ۵

۲۰۔ حکیم عبد الرحمٰن ہمشیرہ محمد سلیمان صاحب معرفت محمد احمد صاحب سکرٹری مال شورکوٹ بذریعہ افسر صاحب خزانہ ۔۔۔ ۵۰

۲۱۔ قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ ۔۔۔ ۵

۲۲۔ مرزا سعید بیگ صاحب " ۔۔۔ ۴

۲۳۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب معرفت محمد اکبر صاحب محاسب گوجرانوالہ ۔۔۔ ۱۴

ماہ اپریل۔ صدقات

۱۔ بیگم صاحبہ شمشاد علی صاحب مرحوم بذریعہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ۔۔۔ ۳۰

۲۔ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب بذریعہ مرزا انور احمد صاحب ۔۔۔ ۲۴

۳۔ زبیر احمد شاہ صاحب اے او سی سنٹر ملیر کینٹ کراچی ۔۔۔ ۸

۴۔ سید منیر احمد شاہ صاحب ابن علی نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ ۱۲-۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متحدہ عرب جمہوریہ کے سابق نائب صدر کرنل عبدالحمید سراج جیل سے فرار ہو گئے

پہریداروں کو بھی ساتھ لے گئے۔ حکومت شام نے گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر دیا

دمشق ۷ رمئی۔ دمشق سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے سابق نائب صدر کرنل عبدالحمید سراج کل رات شامی حکام کی قید سے فرار ہو گئے۔ وہ دمشق کے قریب مزّہ کے فوجی جیل کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ بتایا گیا ہے کہ کرنل سراج ہسپتال کے چیف گارڈ اور دوسرے پہریداروں کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ ان پہریداروں نے کرنل سراج کو جیل سے فرار ہونے میں مدد دی تھی۔ شام کی حکومت نے کرنل سراج کو دوبارہ گرفتار کرنے میں مدد دینے کے لئے بیس ہزار پونڈ انعام دینے کا اعلان کیا ہے

کرنل عبدالحمید سراج مصر سے شام کے الضمام کے زبردست حامی تھے۔ آپ مصر اور شام کے اتحاد کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر داخلہ اور شام کے لئے وزیر اطلاعات مقرر کئے گئے بعد میں آپ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر بنا دئے گئے۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۱ء کو آپ اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ اس وقت شام کے بعض حلقوں میں مصر سے علیحدگی کے رجحانات کافی طاقتور ہو گئے تھے۔ مسٹر سراج کے مستعفی ہونے کے تھوڑی دیر بعد شام نے مصر سے علیحدہ ہو کر دوبارہ اپنی خود مختار حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا اس سے قبل شام اور مصر کے انضمام کے بعد وہ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت میں شامی علاقہ کے لئے خفیہ پولیس کی سرگرمیوں کے نگران بھی تھے خفیہ پولیس کے سربراہ کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کے باعث مسٹر عبدالحمید سراج تمام حلقوں میں غیر مقبول ہو گئے تھے۔ انہیں ۲ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حال ہی میں جب شامی فوج میں مصر سے اتحاد کے حامی افسروں کے گروپ نے دمشق کی ہائی کمان کے خلاف بغاوت کی تھی ان دنوں کرنل عبدالحمید سراج کی رہائی کا اعلان کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ مسٹر سراج اپنی لڑکی کے ہمراہ یورپ روانہ ہو گئے ہیں۔

جنرل اعظم سے مشرقی پاکستان کے عوام کی عقیدت

کھلنا ۷ رمئی۔ کھلنا شہر اور نواحی علاقوں کے لوگ کل جوق در جوق سرکٹ ہاؤس کے میدان میں جمع ہوئے جہاں ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں نے جنرل اعظم خاں کو الوداع کہنے کے لئے ایک استقبالیہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ یہ سب لوگ جنرل اعظم کی روانگی سے انتہائی دلگیر نظر آتے تھے اور انہوں نے بار بار اصرار کیا کہ جنرل اعظم مشرقی پاکستان کے لوگوں میں رہ کر صوبے کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کریں۔ جنرل اعظم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ اگرچہ مشرقی پاکستان سے رخصت ہوتے ہوئے میں سخت صدمہ محسوس کر رہا ہوں لیکن میرا دل ہمیشہ عوام کے ساتھ رہے گا اور میں ملک کی خدمت کرتا رہوں گا۔

جنرل اعظم نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کے اتحاد، استحکام اور خوشحالی کے لئے محنت سے کام لیں۔ پرسوں مشرقی پاکستان سپورٹس فیڈریشن کی طرف سے جنرل اعظم خاں کو ایک شاندار الوداعی پارٹی دی گئی۔ فیڈریشن کی طرف سے خطبۂ الوداعیہ میں جنرل موصوف کی خدمات اور سرگرمیوں کو زبردست خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اور انہیں فیڈریشن کا پرچم پیش کیا گیا۔ بلو برڈ ز اور بچوں کے اداروں کی طرف سے بھی جنرل اعظم کو متعدد تحائف پیش کئے گئے۔ ہزاروں کھلاڑی اور کھیلوں کے شائقین جنرل اعظم کو جلوس کی صورت میں ڈھاکہ سٹیڈیم لے کر گئے +

عراق میں حالات پُر امن ہیں

کراچی ۷ رمئی کراچی میں عراق کے سفارت خانہ نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ عراق میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ سفارت خانہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ عراق میں مکمل امن ہے اور وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کو عراق کے عوام اور مسلح فوجوں کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔

قیدی نے ووٹ ڈالا

پشاور ۷ رمئی۔ کل عبدالقدیر نامی ایک قیدی نے جس کے خلاف مقدمہ زیر سماعت ہے یہاں سے کوئی بیس میل دور شب قدر کے مقام پر اپنا ووٹ ڈالا۔ عبدالقدیر بنیادی جمہوریتوں کا رکن ہے اور اس کے خلاف قتل کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ عبدالقدیر کو ایک محافظ کے ہمراہ پولنگ سٹیشن لے جایا گیا جہاں اس نے اپنا ووٹ ڈالا +

علامہ عنایت اللہ مشرقی سازش کے الزام میں نظر بند کر دیئے گئے

سابق خاکسار لیڈر کے بارہ سے زیادہ ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا

لاہور ۷ رمئی۔ کالعدم خاکسار تحریک کے لیڈر علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی کو کل نظر بند کر دیا گیا۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے متشددانہ نوعیت کی سازش تیار کی تھی اور مملکت کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی سرگرمیاں شروع کر رکھی تھیں۔ ان کے بارہ سے زیادہ ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ علامہ مشرقی کی خرابی صحت کے باعث ان سے متعلقہ نظر بندی کے حکم میں ترمیم کر کے ان کی نقل و حرکت پولیس سٹیشن اچھرہ کے علاقہ میں محدود کر دی گئی ہے۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ علامہ مشرقی نے مبینہ طور پر جو سازش کا منصوبہ بنایا اس کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ باخبر حلقوں نے بتایا کہ مشرقی صاحب ماضی میں بھی کئی ناکام سازشیں کر چکے ہیں جن کے باعث وہ خود اپنی ہر دلعزیزی کھو بیٹھے اور ان کی تحریک ناکام ہو کر رہ گئی +

عید الاضحیٰ ۱۵ رمئی کو منائی جائیگی

راولپنڈی ۷ رمئی۔ ذی الحجہ کا چاند مشرقی اور مغربی پاکستان میں ۵ رمئی کو اتوار کے روز دیکھا گیا۔ کل راولپنڈی سے وزارت داخلہ کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ عید الاضحیٰ سارے ملک میں منگل ۱۵ رمئی کو منائی جائے گی +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

KHAIRI D.F.P.

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ دین سکندرآباد دکن

"کسی رکن کو محض اکثریتی گروپ سے تعلق رکھنے پر وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا"

"صوبائی کابینہ میں وزراء کی تعداد گیارہ سے کم ہوگی۔ تمام علاقوں کو نمائندگی دی جائیگی" (گورنر)

بہاولپور ۸ رمئی گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے آج یہاں کہا کہ مرکزی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کو محض اس لئے وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا کہ وہ اسمبلی میں اکثریتی گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ گورنر نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں کہا وزیر کے تقرر کے لئے محض یہ اہلیت مدنظر رکھی جائے گی کہ وہ مناسب استعداد رکھتا ہو اور دیانتدار ہو۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ کابینہ کی تشکیل کے وقت مختلف علاقوں کو مناسب نمائندگی دی جائے گی۔

ملک امیر محمد خاں نے بتایا کہ مغربی اسمبلی کا اجلاس جون کے دوسرے ہفتہ میں کسی وقت منعقد کیا جائے گا۔ لیکن کچھ ٹیکنیکل وزیر مثلاً وزیر خزانہ اور وزیر قانون کا تقرر اجلاس سے قبل ہوگا۔ باقی وزیروں کا تقرر پہلے اجلاس کے بعد عمل میں آئے گا۔ آپ نے کہا وزیر خزانہ صوبائی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں صوبائی میزانیہ پیش کریں گے۔ نئے وزیر خزانہ مغربی پاکستان کے لئے ریلوے بجٹ بھی پیش کریں گے۔ مغربی پاکستان کابینہ میں وزراء کی تعداد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں گورنر نے کہا کہ اس کا انحصار مرکز میں وزارتوں کی تعداد پر ہوگا۔ گورنر نے بتایا کہ مرکزی کابینہ میں وزیروں کی تعداد گیارہ سے کم ہوگی۔ تنظیم نو سکیم کے تحت مرکز میں وزراء کی تعداد گیارہ مقرر کی گئی تھی۔ ملک امیر محمد خان نے کہا صوبے میں وزراء کی تعداد اس سے کہیں کم ہوگی۔ گورنر سے دونوں اسمبلیوں کے ارکان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے جواب دیا اس مرحلہ پر کچھ نہیں کہا جا سکتا آئیے پہلے دیکھیں کہ وہ کام کیا کرتے ہیں۔ عام انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنر نے کہا پہلی بار ایسے انتخابات منعقد ہوئے ہیں جن میں حکومت نے مکمل غیر جانبداری اختیار کی۔ جب گورنر کی توجہ بعض حلقوں میں اس نکتہ چینی کی جانب مبذول کرائی گئی کہ سرکاری افسروں نے بعض بے قاعدگیوں کے ارتکاب کی اجازت دی تو آپ نے جواب دیا ممکن ہے کسی حد تک درست ہو لیکن حکومت زیادہ سختی کرنا نہیں چاہتی تھی اور اس نے بعض ایسے امیدواروں کو بھی برداشت کیا جنہوں نے اپنی انتخابی مہم کے دوران

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

(بقیہ صفحہ ۵)

بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جاوے اسی کا نام رکھا جاوے اور سر کے بال اتروائے جائیں۔ پس صحیح طریقہ وہی ہے جس کی تصریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور اسی میں برکت ہے اور اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے اس امر کا تو کوئی ایک فقیہ بھی قائل نہیں کہ جانور میں کچھ حصے تو قربانی کے لئے ہوں اور کچھ حصے عقیقہ کے ہوں۔ ایسا کرنے سے نہ تو قربانی ہی ہو گی اور نہ عقیقہ۔ کیونکہ قربانی کے لئے شرط ہے کہ اس کے مکمل حصے قربانی کی نیت سے خریدے گئے ہوں۔ اگر ایک حصہ گوشت کا کھانے کے لئے یا کسی اور مستحب غرض کے لئے خریدا گیا ہو تو قربانی جائز نہیں رہے گی۔

تقریب شادی

ربوہ ــــ مورخہ ۳ رمئی ۶۲ء بروز جمعرات بر مکان عنایت اللہ صاحب آف طاہر کریانہ سٹور محلہ دارالصدر غربی الف ثریا بانو صاحبہ بنت محمد رمضان صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح چند ماہ قبل میر محمد عبداللہ خان صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کے ساتھ پڑھا گیا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۴ رمئی ۶۲ء کو بعد نماز مغرب میر محمد عبداللہ خاں صاحب کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی دعوت طعام کے اختتام پر مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی الف نے دعا کرائی ـــ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء کے فیصلہ کے مطابق زمیندارہ جماعتوں میں سیکرٹری زراعت کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ اب جبکہ آئندہ تین سالوں کے لئے انتخابات ہو رہے ہیں جماعتیں اس امر کو ملحوظ رکھیں جن جماعتوں کے انتخابات ہو گئے ہوں مگر سیکرٹری زراعت کا انتخاب نہ ہوا ہو وہ اب کروا کے نظارت علیا سے منظوری حاصل کر لیں۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ولادت

مکرم جناب عبدالحق صاحب ورک مارٹن روڈ کراچی ۵ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۹ راپریل ۱۹۶۲ء فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام منور احمد تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے۔ آمین۔

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر بچوں، عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

نور اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا منور احمد ایک ماہ سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ مبشر احمد

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

پکیچر اچھا ... نہیں کیا ... ہوتی ہے

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگ...
اسسٹنٹ کاٹن، بالسٹ، زراعتی کالج،
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدرآباد۔ (سندھ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

مچھر کو بھگا کر مزے سے سوئیے

نیوماسکیٹو آئل

کے چند قطرے جسم کے ننگے حصّوں پر لگا کر سو جائیے مچھر قریب نہ پھٹکے گا ملیریا کی مصیبت سے بچنے کے لئے ہمیشہ نیوماسکیٹو آئل استعمال کریں۔

قیمت چھوٹی شیشی ۷۵/- بڑی شیشی ۲۵/۱ نمونہ کی شیشی ۲۵/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

گولبازار میں ہماری ایجنسی بشیر جنرل سٹورز۔

ضرورت ضرورت ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کو ایماندار اور حساب کو سمجھنے والے خزانچیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۲۰۰ روپیہ ہو گی ایسے اصحاب درخواستیں دیں جو -/۵۰۰ نقد زرِ ضمانت و -/۵۰۰۰ کی شخصی ضمانت دے سکیں۔

کام لاہور، سرگودھا، لائلپور کرنا ہو گا۔ خواہش مند اصحاب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق سے بھیج سکتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

ہمدرد لنسوال (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس انیس روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

PAKISTAN